رجسٹرڈ انگلشیہ نمبر

شرح چندہ
سالانہ ... للعہ
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... عمال

قیمت پرانا پرچہ (۳ر)

فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن

ہفتہ وار

مملکت

ایڈیٹر
میر حسن الدین بی اے ایل ایل بی (عثمانیہ)

رجسٹرڈ آصفیہ نمبر ۵۸۱

شرح چندہ
سالانہ ... ...
ششماہی ... ...
سہ ماہی ... عمال

قیمت فی پرچہ (۲ر)

جلد ۵	مورخہ ۵ سنہ ۱۳۵۵ ف	۴ ذی الحجہ سنہ ۱۳۶۴ھ	۱۰ نومبر سنہ ۱۹۴۵ء شنبہ	نمبر ۳۱

دول عظمیٰ اور نظام نو

نوآبادیات میں تحریک آزادی

جنگ کے اختتام کے بعد دول عظمیٰ اپنی باہمی جنگ رقابتوں کی طرف لوٹ رہے ہیں اور نوآبادیات باہمی جنگ آزادی کی طرف لوٹنا چاہتی ہیں۔ انڈونیشیا، ہندچینی، کوریا اور دوسری نوآبادیات کے باشندے یہ سمجھ رہے ہیں کہ باہمی جنگ عظیم اب ختم ہوچکی ہے۔ دول عظمیٰ کو یہ نوآبادیات یہ دلارہی ہیں کہ جنگ کس مقصد کے لئے لڑی گئی تھی۔ یہ قوم متحدہ نے اعلان کیا تھا کہ اس جنگ کا مقصد آزادی حاصل کرنا ہے۔ کیا اس میں آزادی حاصل کرنے کی آزادی بھی شامل ہے؟ یہ ایک بنیادی سوال ہے جو مشرقی دنیا کے کروڑ ہا باشندے پوچھ رہے ہیں۔

جس وقت برطانیہ، روس، امریکہ، فرانس اور ہالینڈ نے اعلان کیا تھا کہ جنگ حقیقت جنگ آزادی ہے تو ان کو غالباً نازی جرمنی، فاشسٹ اٹلی اور جاپان سے آزادی منظور تھی۔ چند روز قبل جاوا اور انام کے باشندوں نے اس کی ایک اور تعبیر پیش کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ایشیا کی محکوم قوموں کو برطانیہ، روس، فرانس اور ہالینڈ کی غلامی سے آزادی بھی حاصل ہو اس جنگ کا ایک مقصد تھا۔ نوآبادیات کی خواہش ہے کہ ان کا مستقبل ان کی مرضی سے منطبق ہو۔ ایشیا کو اب سفید فام قوم کا بوجھ سنبھالنے سے دلچسپی نہیں۔ اسی لئے مشرقی ایشیا میں یہ ہنگامہ برپا ہے۔

لندن اور ہیگ میں ولندیزی پالیسی نے یہ بیان کیا ہے کہ انڈونیشیا کے باشندوں کو جاپان نے مسلح کرکے ان کو خطرہ کا دیا ہے۔ ممکن ہے یہ بات صحیح ہو لیکن اس واقعہ کی تردید نہیں ہوتی کہ انڈونیشیا اور ہندچینی کے باشندے بدیسی حکومتوں کی ناانصافیوں کے خلاف بغاوت کررہے ہیں۔

ولندیزی چیف ایجنٹ نے جو جاوا میں متعین ہے یہ بیان کیا ہے کہ جاوا کی تحریک آزادی کے لیڈر ڈاکٹر سوئیکارنو کی جو حکومت قائم کررہی ہے اس میں چالیس فیصد تعلیم یافتہ افراد ہیں۔ اس کے علاوہ ولندیزی چیف ایجنٹ […] اعلان کیا ہے کہ ملکہ ولہلمینہ نے جاوا کو حکومت خود اختیاری دینے کا وعدہ کیا ہے۔ ولندیزی ایجنٹ کا یہ بھی بیان ہے کہ جاوا کو چند سال میں ہالینڈ خود مختاری عطا کردے گا اور جاوا کو ایک مشترکہ پارلیمنٹ میں تاج کے تحت مساوی حیثیت حاصل ہوجائے گی اور خانہ جنگیوں کی یہ […] ہے۔

انڈونیشیا کے باغی ولندیزیوں کو گوارا کرنے تیار نہیں۔ انھوں نے ولندیزیوں کی اس توجہ سے […] کرلیا ہے جو ہالینڈ اور دوسرے […] سے آرہی ہے۔ جاپانی حکومت کے خاتمے کے بعد جب برطانیہ نے قبضہ کیا تو انھوں نے مزاحمت نہیں کی اسی طرح کی روش ہندچینی کے باشندوں نے بھی اختیار کی تھی۔ انھوں نے برطانیہ، امریکہ اور چین کی مداخلت پر اعتراض نہیں کیا۔

یہ چیز بہ آسانی سمجھ میں آسکتی ہے جبکہ دول عظمیٰ کی باہمی رقابتوں کا پس منظر ذہن نشین رہے۔

امریکہ اور برطانیہ نے شام اور لبنان کی آزادی کی پرزور حمایت کی اور فرانس کے […] کو نظرانداز کردیا۔ امریکہ اور چین کو ہندچینی کی تحریک آزادی سے بڑی ہمدردی ہے۔ امریکہ اور برطانیہ نے انڈونیشیا کی تحریک آزادی سے کسی طور پر ہمدردی کا اظہار کیا۔ امریکہ چاہتا ہے کہ کوریا کو جلد سے جلد آزادی مل جائے۔ یہ کوئی خیال پرستی یا سامراجیت کی مخالفت نہیں بلکہ ہوس اقتدار ہے چھوٹی دول کیسے اپنی سلطنتوں کو برقرار رکھنا دشوار ہو رہا ہے۔ ہالینڈ، بلجیم، فرانس اور پرتگال اپنے سمندر پار کے مقبوضات کو قائم نہیں رکھ سکتے تا وقتیکہ وہ اکبر ثلاثہ میں سے کسی ایک کی مدد حاصل نہ کریں۔ جنگ […] سے پہلے یہ چیز ظاہر ہو رہی تھی۔ آج جنگ کے رجحانات سے پتہ چلتا ہے کہ قوت امریکہ، روس اور برطانیہ کے ہاتھ میں مرکوز ہو رہی ہے۔ چھوٹی دول کو اپنی سامراجیت برقرار رکھنا مشکل ہو رہا ہے۔

ہالینڈ، فرانس، بلجیم اور پرتگال دول عظمیٰ کی اجارہ داری کے آگے سرتسلیم خم کردیں گے۔ مغربی دول اور سوویٹ روس کے تعلقات کا کوریا کے معاملات پر بڑا اثر پڑیگا۔ روزولٹ، چرچل اور چیانگ کائی شک نے […] قاہرہ کانفرنس میں طے کیا تھا کہ کوریا کو جلد آزادی دیدی جائے۔

اس وقت کوریا دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک حصہ روس کے قبضہ میں ہے ایک امریکہ کے۔ امریکی فوج جانے کے لئے کافی دیر لگا رہی ہے۔ قدرتی طور پر اس کے ساتھ ساتھ روس کو بھی ہٹنا پڑیگا۔ مغربی دول یہ چاہتے ہیں روس کے بڑھتے ہوئے حلقہ اثر سے گھبرا کر مغربی دول ترکی، ایران اور کوریا میں عدم مداخلت کی پالیسی اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ برطانیہ، امریکہ اور فرانس چاہتے ہیں کہ رومانیہ، بلغاریہ، یوگوسلاویہ، ہنگری اور آسٹریا کو روس کے اثر سے بچائیں۔ بین الاقوامی سیاست اور نوآبادیات کی بے چینی مقاصد جنگ کی […]

اعلان

سرستان یا تو تحصیل زیر نگرانی کونسل آف دار ڈاکٹر کارخانی دواخانہ کے لئے ایک باقاعدہ ڈسٹنٹ سرجنی مولجی (۱۲۵) روپیہ تنخواہ طلب ہے۔ ڈاکٹر یا دواخانے کے لئے اکسپیرینس کامیاب کی ضرورت ہے۔ تقرری کا مشورہ دار مشورت تک اجلاس نظامت کونسل آف وارڈ و پیش کیا جائے۔ مقامی اصحاب کو ترجیح دیجائے گی۔

حسب تجویز
شرمد و محکمہ کار کونسل

ھفتہ وار
گلگت

۱۶ مئی ۱۳۵۵ء

یوم فلسطین

دو ہفتے قبل ہم نے شہری آزادی کے متعلق ایک اداریہ لکھا تھا جس میں ہم نے عرض کیا تھا کہ ایسے مسائل پر اظہار خیال کی آزادی ہر شہری کو حاصل ہونی چاہیئے جو فرقہ وارانہ منافقات کا باعث نہ بن سکتے ہوں۔ گذشتہ ہفتہ یوم فلسطین کے سلسلہ میں جو جلسہ عام منعقد ہونے والا تھا وہ اجازت نہ ملنے کی وجہ سے ملتوی کر دیا گیا۔

ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کن وجوہ کی بناء پر حکومت نے اس جلسہ کے انعقاد کی اجازت نہیں دی۔ یہ مسئلہ بالکل صاف ہے۔ اس میں کوئی فرقہ وارانہ پہلو شامل نہیں ہے۔ ایک ایشیائی قوم کے حقوق سے متعلق دوسرے ایشیائی باشندے کچھ کہنا چاہتے تھے۔ مقررین میں ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی۔ یہ ایک مشترکہ جلسہ تھا۔

اسکے انعقاد کی درخواست کو مسترد کرنے کی حکومت کے پاس کوئی معقول وجہ نہیں ہو سکتی۔ ہمیں توقع ہے کہ اس اداریہ کی اشاعت سے قبل ہی انہیں اس جلسہ کو منعقد کرنے کی اجازت مل چکی ہوگی۔

لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہم مولوی ابوالحسن سید علی صاحب کے طرز احتجاج کی داد دینے والوں میں نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب حاضرین کی واہی بڑھی سے کچھ اس درجہ متاثر ہوگئے کہ اپنے ذہنی توازن کو برقرار نہ رکھ سکے۔ مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں جیسا کہ اخبارات میں وہ شائع ہوئی ہے غیر ضروری درشتی سے کام لیا۔ آپ کا یہ جملہ کہ حکومت مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہی ہے یا یہ مسئلہ کہ حکومت مسلمانوں کے جذبات کو کچلنا چاہتی ہے نہ صرف جلسہ کی خاصیت اور حاضرین کی اسپرٹ کے منافی تھا بلکہ بے محل اور خلاف واقعہ بھی۔ یہاں سوال ہندوؤں اور مسلمانوں کا تھا ہی نہیں شہری آزادیوں کا مسئلہ کوئی فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں۔ اس ضمن میں جو گستاخیاں جاری ہوئی ہیں وہ سب کے لئے ہیں۔ نہ تو مسلمان یہ کہتے ہیں حق بجانب ہیں کہ حکومت مسلمانوں کے جذبات کو کچلنا چاہتی ہے۔ اور نہ ہندو یہ کہنے میں حق بجانب ہو سکتے ہیں کہ ان کی نیت کا منشاء صرف ہندوؤں کی آزادی سلب کرنا ہے۔ اپنے آپ کو ترقی پسند یا مخالف حکومت ثابت کرنے کے لئے مولوی صاحب کوئی اور موقع تلاش کر سکتے تھے۔ افسوس ہے کہ اتحاد المسلمین کا صدر بعض دفعہ ایسی غیر ذمہ داری کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ البتہ پنڈت راما چاری کے متعلق ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نقطۂ نظر اس موقع سے اچھا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔

بہرحال ہمیں توقع ہے کہ حکومت جلسہ کی اجازت دے دے گی اور یہ جلسہ بخیر و خوبی منعقد ہوگا۔

ڈاکٹر سید عبداللطیف

اگرچہ ڈاکٹر سید عبداللطیف صاحب کا شخصی طور پر ہم احترام کرتے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہندو مسلم مسئلہ سے متعلق ہم ڈاکٹر صاحب کی سرگرمیوں کو کسی صحیح کا نتیجہ نہیں سمجھتے۔

وقت کی اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ ہندو قوم کے لیڈر مسلمانوں سے متعلق اپنے زاویہ نگاہ کو بدلیں اور مسلمانوں سے مساویانہ، برادرانہ اور مخلصانہ برتاؤ کرنے پر دل سے آمادہ ہو جائیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے مسٹر جناح نے جو طریقہ کار اختیار کیا ہے وہ ہماری نظر میں صحیح ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ مسٹر جناح کی سیاسی زندگی کی عمر تقریباً چالیس سال ہے۔ اتنا عرصہ میں مسٹر جناح نے کانگریس اور دیگر سرکاری و غیر سرکاری مجالس میں نہ صرف شرکت کی بلکہ نمایاں حصہ بھی لیا۔ اس دوران میں مسٹر جناح کو تلخ تجربے ہوئے، ان کے حسن ظن کو ٹھیس پہنچتی رہی اور ان کی اچھی توقعات جس طرح پامال ہوتی رہی ہیں وہ ہندوستان کی گذشتہ چالیس سالہ سیاسی جدوجہد کی تاریخ کا ایک المناک باب ہے۔ اس تجربہ کے مسٹر جناح نے جو کچھ سیکھا وہ ہمارے اور آپ کے دسترس سے باہر ہے۔ اگر مسٹر جناح کو ہم مخلص مسلمان سمجھتے ہیں ——— ان کے خلوص میں ان کے معترضین اور مخالفین کو بھی شک و شبہ پیدا نہیں ہوا۔

——— تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ مسٹر جناح کا اختیار کردہ مسلک کتنی معقول وجہ رکھتا ہے۔ مولانا محمد علی مرحوم جیسے وطنی انکی سرفروشانہ زندگی کے سب معترف ہیں مگر یہ مولانا محمد علی مرحوم ہی کی زندگی کے آخری

سالوں میں کانگریس، کوشش کاری رہی تھی نہیں ہوا جو ہم آج مسٹر جناح میں دیکھ رہے ہیں؟ اگرچہ اخبار بین طبقہ اس حقیقت سے واقف نہیں ہے لیکن ہم اپنے معلومات کی بناء پر کہہ سکتے ہیں کہ خود مولانا ابوالکلام آزاد اس سرمایہ دارانہ ذہنیت سے بیزار ہو چکے تھے جو کانگریس کے روح رواں ہے اور جس کے علم بردار ولبھ بھائی پٹیل ہیں۔ یہ کوئی راز نہیں کہ کانگریس کی اصلی باگ ڈور سردار ولبھ بھائی پٹیل کے ہاتھ میں ہے۔ ایسے ادارہ سے معاملہ کرنا، اس کو راہ راست پر لانا، اس کو تبدیلی طلب آمادہ کرنا کسی ایسے شخص کی بس کی بات نہیں جس نے پاکستان یا ہندو مسلم مسئلہ پر میدان کارزار سے کوسوں دور رہ کر آباد کی پرسکون فضا میں بیٹھ کر چند مقالے لکھے ہوں یا وقتاً فوقتاً اس موضوع پر اخباری بیانات جاری کر کے اطمینان کر لیا ہو۔ مسٹر جناح کو ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا ناز ہے۔ وہ اپنے چالیس سالہ تجربہ کی بناء پر پورے خلوص اور انہماک کے ساتھ ایک خاص مسلک پر گامزن ہیں۔ ان پر تنقید کرنا آسان ہے، ان کی تعمیر بیانات میں زبان کی غلطیاں نکالنا، ان چیزوں کا پہچان جن کو مسٹر جناح نے بیان نہ کیا ہو مشکل نہیں۔ لیکن مسٹر جناح کو جانچنے کا معیار یہ نہیں ہے کہ وہ ایک بانی یا بے نقص دستور بنا سکتے ہیں یا نہیں بلکہ انہیں جانچنے کا معیار ہو سکتا ہے کہ وہ کتنی باصلاحیت، مدبر اور نگران ہیں۔ اور یہ بھی مسٹر جناح کی بے مثال خوبی ہے کہ وہ ہندو لیڈروں کے بہت اچھے مخالف اور مسلمانوں کو جو راستہ انہوں نے بتایا وہ حالات کا صحیح اور حقائق پر مبنی ہے۔

ڈاکٹر لطیف پر ہمیں اعتراض یہ ہے کہ وہ ایک قوم کے مستقبل کو زیادہ اہم اور مسلمانوں کی مرکزیت کو خود مسٹر جناح پیدا کر رہے ہیں۔ اگر ہندو مسلم مسئلہ اس قدر

...ان ہو جاتیں تو یہ کہ ڈاکٹر لطیف بھی
...یں تو موجودہ نوبت بھی نہ آتی
...ت ۱۹۳۸ء میں ڈاکٹر صاحب نے
...ی میں مولانا ابوالکلام آزاد اور پنڈت
...ہر لال نہرو کو چند خطوط لکھ کر انکے
...ات حاصل کئے اور خود بھی یہی سمجھے
...ے اور دنیا کو بھی یہی باور کرانے کی
...ش کی ہندو مسلم سئلہ حل ہو گیا۔ اگر
...س وقت ہم ڈاکٹر صاحب کے قریب
...ے ہوتے تو ڈاکٹر صاحب کے کان میں
...تے کہ ان کانگریسی لیڈروں کا آپ
...ز کو قبول کر لینا خود اس بات کی
...ل ہے کہ آپ کی تجویز سے مسلم حقوق کی
...فاظت نہیں ہو رہی ہے لیکن ڈاکٹر صاحب
...ت سے کام لے کر اس امر اسلت کو ہندو
...ر کی تبدیلی قلب کا ثبوت سمجھ کر
...ر کے سامنے پیش کر دیا۔ اور جس عجلت
...دوستان کی دنیا نے اس واقعہ کو
...ی آ دیا تھا وہ ڈاکٹر صاحب کو اس
...قت کے سمجھانے کے لئے کافی نہ تھی۔
...ر سے بازی سے قوموں کی قسمتیں
...ں پٹا کرتی ہیں؟

مسٹر جناح اپنے مطالبہ پاکستان کو
...گریس سے منوا لینا چاہتے ہیں جس دن
...گریس نے اس مطالبہ کو قبول کر لیا اسی
...ں مسلمان یقین کریں گے کہ کانگریسی لیڈروں کا
...لب بدل چکا ہے۔ اس نئی کیفیت
...ں جو گفت و شنید ہوگی اور جو مسائل
...ے ہوں گے وہ مفاہمت کی صحیح اسپرٹ کے
...ل ہوں گے۔ بہت ممکن ہے کہ خود مسلمان
...ی گفتگو میں ایسی تجاویز پیش کریں
...یسی تجاویز قبول کریں جو دستوری
...یں سے نقطۂ نظر سے فریقین کے لئے
...ی مفید ہوں اور سارے ہندوستان
...ے بھی۔ اگر ڈاکٹر لطیف بھی اس
...سئلہ سے متعلق کوئی تجاویز رکھتے ہوں تو
...ں رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی تجاویز کو اس
...ت کے لئے اٹھا رکھیں جبکہ ہندو لیڈر
...ی ہندی اکثریت کے زعم سے دستبردا
...ے اور مسلم قوم کو سمجھا جانا جو ہے اپنے قلب کے

پاک کریں۔ دوسرے الفاظ میں مسلمانوں کو ایک
خود دار قوم تسلیم کر کے دست تعاون
دراز کریں اور ایک مشترکہ دستور کی
تشکیل کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ وہ
وقت ہوگا جبکہ مسلم قوم کو ڈاکٹر لطیف
ہی کی نہیں بلکہ بہت سے اہل الرائے کی ضرورت
ہوگی جو ایسی انگریزی تجاویز پیش کر سکتے ہوں جو
دستور پر بھی حاوی ہوں اور قانون کی
جکڑ سے بھی محفوظ رہ سکتے ہوں۔ لیکن
جب ایک قوم آمادۂ مفاہمت نہیں ہے
ہندوستان پر حکومت کرنے کا نشہ
اس کے سر پر سوار ہو تو ایسی نوبت پر
ایسی تجاویز پیش کرنا جو نشہ اترنے کے
بعد ہی سمجھ میں آسکتی ہیں نہ صرف
بے موقع بلکہ ایک فریق کی کمزوری کا
باعث اور دوسرے فریق کے لئے موجب
مسکراہٹ ہو سکتا ہے۔

ہم ان لوگوں میں نہیں ہیں جو یہ
کہتے ہیں کہ ڈاکٹر لطیف کانگریسی اخبارات
کے ذریعہ کانگریسی حلقوں میں سستی
شہرت کے لئے اپنی غیر ضروری سرگرمیوں کو
تیز تر کر رہے ہیں ہمیں ڈاکٹر لطیف کی
قابلیت یا ان کے خلوص نیت شبہ نہیں
البتہ ہمیں ڈاکٹر لطیف کی اصابت
رائے پر ضرور شبہ ہے اور ہم اتنا
جانتے ہیں کہ ڈاکٹر لطیف اس گلی سے
نہیں گذرے جس سے مسٹر جناح گزر کر
آج مسلم قوم کی قیادت کے قابل بنے
ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نبض دیکھنا نہیں
جانتے اس لئے ان کے نسخے صحیح اور
مفید نہیں ہو سکتے۔ مسلم قوم کو ڈاکٹر
لطیف کی ضرورت پڑے گی لیکن اس
وقت جبکہ کانگریسی لیڈر اپنا قلب
بدل چکے ہوں گے۔ ان کے قلب کی
تبدیلی کا کام صرف جناح کر سکتے ہیں۔

ترکوں کی جنگی خدمات

نومبر ۱۹۳۹ء میں صدر جمہوریہ ترکیہ عصمت انونو نے
جو کہ ترکی کی قومی مجلس کے اجلاس کا افتتاح
کرتے ہوئے کہا کہ حکومت روس نے جنوری ۱۹۳۹ء
میں توقع کو مطلع کیا تھا کہ ترکی کی غیر جانبدار
انہ کارروائی سمجھے فی الحقیقت بہت فائدہ مند
ہے۔ صدر انونو نے کہا کہ ۱۹۳۹ء میں جبکہ
فرانس کا خاتمہ ہو گیا تھا اور برطانیہ کی لڑائی
شروع ہو گئی تھی ہماری قوم ہی تھی جس نے
برطانیہ کی بہادری کی تعریف کی تھی اور خود
کو برطانیہ کی طرف دار ظاہر کیا تھا۔

فرانس و برطانیہ سے ہم نے جو سہ دولہ
معاہدہ کیا تھا اس سے قانونی طور پر سخت
غیر جانبداری عائد ہوتی تھی باوجود اس کے
ہم نے از خود اعلان کر دیا تھا کہ ہم برطانیہ کے
حلیف رہیں گے۔

اس سہ دولی معاہدہ کی ایک دفعہ یہ
تھی کہ اس معاہدہ کی رو سے ہم پر جو پابندی
عائد کی گئی ہے اس کے تحت ہم روس سے
کوئی وجہ تصادم نہیں کریں گے۔

سنہ ۱۹۳۹ء کے بعد سے ہم ہر قوم سے خیر و تقویت
کسی جرمن یا اطالوی حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت
سے تیار بیٹھے تھے۔ آپ کو یاد دلانا چاہئے کہ اس وقت
عراق میں جو حکومت برسر اقتدار تھی وہ اور تمام
دشمن کی حکومت علانیہ مخالف برطانیہ تھی۔
جب کبھی یہ واقعہ یاد کیا جائے گا کہ کس طرح ترک
قوم چاروں طرف محوری دولوں سے گھری ہوئی
تھی اور خاص اپنے ذمہ میل سے ان ریاستوں کو
روکے ہوئے تھی جہاں سے حملہ ہو سکتا تھا اور ان
ظالموں کے خلاف جو یورپ پر مسلط ہو گئے تھے اپنی
فریاد بلند کی تھی جب سے اس کے آخری مالی وسائل
ختم ہو جانے اس وقت اس قوم نے جو خدمات انجام
دیں اور جن خطروں کا مقابلہ کیا اس کی قدر کی جائے گی
یہ یاد دلاتے ہوئے کہ جب ترکی و روس میں جنگ
چھڑ گئی تھی تو ترکی نے دونوں کے ساتھ غیر جانبداری
برتی صدر انونو نے کہا کہ دسمبر ۱۹۳۹ء میں ملاقات قاہرہ
صدر روزویلٹ نے یہ کہہ دیا تھا کہ ترکی دونوں کے لئے اس کی
کی مرافقت بہت ضروری ہے اور ہم نے دو بیر کیں اور قیاس میں
کے یہ اعلان کر دیا تھا کہ وہ ہمیں ترغیب دینے کے وقت سامان میں

کانگریس سامراج کے بجائے لیگ اور کمیونسٹوں سے لڑ رہی ہے

از

پی۔ سی۔ جوشی

کانگریس کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ وہ اس ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے اور سیاسی زندگی کو اخلاقی تباہی سے بچانا اس کا فرض ہے۔ کانگریسی بھائیوں سے خاص طور پر اپیل کرنے کی ایک اور وجہ ہے۔ ہماری پارٹی کے خلاف کانگریسی غنڈہ گردی پر اتر آئے ہیں۔ کانگریس نے پچھلے پچاس برسوں میں سیاسی زندگی کو جو اعلیٰ معیار اور سیاسی اخلاق کے جو عمدہ نمونے پیش کئے تھے، وہ آج کانگریس کے نام پر برباد کیا جا رہا ہے۔

اس کی ذمہ داری کانگریس کے چوٹی کے لیڈروں پر ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اور کانگریس کے سوا کسی کے دل میں وطن کی محبت نہیں۔ پنڈت نہرو کو تو اس وقت تک چین نہیں آتا جب تک ہفتہ میں کم سے کم ایک بار وہ ہم کو غیر کہتے ہوئے غدار نہ کہیں۔ ڈاکٹر پٹابھی نے تو کھلم کھلا کہہ دیا کہ عدم تشدد صرف انگریزوں کے لئے ہے۔ کمیونسٹوں کے خلاف پوری طرح تشدد سے کام لینا چاہئے۔ اس کا مطلب تو صرف یہی ہو سکتا ہے کہ کانگریسی کارکن ہمارے جلسوں میں گھس کر ڈنڈے چلائیں، ہمارے دفتروں پر حملے کریں، ہماری خاتون کارکنوں سے بدزبانی کریں۔ کانگریسی کارکنوں کو ان کاموں کے لئے اپنے لیڈروں کی پوری اجازت اور تائید حاصل ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ اس فتنہ کی تہہ میں کانگریس کے چند بلکہ کانگریسی ہیں جو کمیونسٹ پارٹی کے کٹر دشمن ہیں اور ان کی پشت پر شہر کے منافع خور ہیں جنہوں نے جنگ کے ٹھیکوں سے لاکھوں روپے بنا لیا اور ریاست کے ذخیرہ باز ہیں جنہوں نے اناج چھپا کر لاکھوں آدمیوں کو بھوکا مارا۔ یہی لوگ ہیں جو ہماری پارٹی کے دشمنوں کو ہم سے لڑنے کے لئے روپیہ دیتے ہیں۔ عام کانگریسی اس فتنہ میں کوئی عملی حصہ نہیں لیتے۔ وہ اسے دیکھتے ہیں اور یہ کہہ کر چپ ہو جاتے ہیں کہ الیکشن میں تو یہ ہوا ہی کرتا ہے۔

لیکن سیاسی بحث مباحثہ کے بدلے اگر ہر شخص اپنی مخالف جماعت پر لاٹھی اٹھانے لگے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ کون نہیں جانتا کہ کانگریس کے اندر بہت سے گروہ ایک دوسرے گروہ سے لڑتے رہتے ہیں۔ ہر گروہ کوشش کرتا ہے کہ کانگریس پر اسی کے لوگ چھائے رہیں۔ اگر آج کانگریس والے ہم پر لاٹھی چلائیں گے تو کل وہی لاٹھی کانگریس کا ہر گروہ دوسرے گروہ کے خلاف بھی اٹھائے گا۔ کمیونسٹ پارٹی سے دشمنی کرکے کانگریس نے اپنا کیا نقصان نہیں کیا۔ کانگریس کے لوگوں نے گالی گلوچ اور غنڈہ گردی کا راستہ اختیار کیا۔ کانگریس کی عزت خاک میں مل رہی ہے۔

اپنے ساتھیوں سے ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ کانگریس ہم سے نا انصافی کرتی ہے تو کرے۔ ہم کسی سے بے انصافی نہیں کرتے۔ کانگریسی لیڈروں کو انگریز حاکموں سے پہلے جیسی نفرت نہیں رہی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ آزادی کی نعمت سامنے رکھی ہے۔ آگے بڑھ کر اسے اٹھا لینے کی دیر ہے۔ اگست ۱۹۴۲ء میں بھی انہوں نے یہی سمجھا تھا لیکن انہوں نے ۱۹۴۲ء میں بھی غلطی کی تھی۔ آج بھی غلطی کر رہے ہیں۔ اگست ۱۹۴۲ء میں انہوں نے جدوجہد کی دھمکی دی۔ مگر ان کی دھمکیاں کسی کام نہ آئیں۔ انہیں شکست اور ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ مصیبت آئی بیچارے عوام پر۔ وہ برطانیہ کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے۔ آج بھی کانگریسی لیڈروں نے جدوجہد کا بیڑا اٹھایا ہے لیکن یہ جدوجہد لیگ کے بعد ہماری پارٹی کے خلاف ہے۔ اس جدوجہد کا مطلب یہ ہے کہ بھائی بھائی سے لڑے۔ انگریز کو سب بھول جائیں گے۔ ایسی جدوجہد سے خوشی صرف انہیں کو ہوگی جن کی آنکھیں اندھی اور کان بہرے ہو چکے ہیں، جو اپنے ملک کی غلامی اور عوام کی مصیبت دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔

کون کہہ سکتا ہے کہ اس لڑائی سے آزادی ملے گی؟ اس سے ہماری غلامی کے بندھن مضبوط ہو جائیں گے۔

ہمارے ملک کی بدقسمتی ہے کہ کانگریسی لیڈر اتنی موٹی سی بات نہیں سمجھ سکتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم کمیونسٹ اگر اور کچھ نہیں تو مغرور ضرور ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ وہ خود طاقت کے نشہ میں اندھے ہو رہے ہیں۔ وہ سچ مچ سمجھتے ہیں کہ وہ جیسے ہی بڑھ کر دھکا دیں گے تو ہماری پارٹی ایک کمزور اور کھوکھلی عمارت کی طرح دھم سے زمین پر آ رہے گی۔ وہ مزدور طبقہ کی تنظیم اور کسانوں کی بیداری سے واقف نہیں ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ملک کی سب سے بڑی اور پرانی جماعت کو وقار حاصل ہے اور ہم اس سے محروم ہیں۔ اس لئے ہم ان کے سامنے ٹھہر نہ سکیں گے اور ہمارے ماننے والے ہمارا ساتھ چھوڑ کر دوران سے ملیں گے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری پارٹی کے لیڈر دشمن کے پکے ہیں۔ کم دیوانے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کانگریس کے سامنے ہمارے منظم مزدوروں اور کسانوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

ہمارے ساتھی جانتے ہیں کہ کانگریس کے ساتھ وہ قسمت والوں کی بڑی تعداد ہے اور تعداد برابر بڑھتی جا رہی ہے، لیکن انہیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہمارے ملک میں جن لوگوں میں سیاسی بیداری پیدا ہو چکی ہے، ان کی اکثریت ابھی کانگریس کے ساتھ ہے۔

کانگریس والوں کو خود نہیں معلوم کہ وہ کیا کر رہے ہیں، لیکن ہم تو اچھی طرح واقف ہیں کہ ملک میں آج جو کچھ ہو رہا ہے اس کا انجام کیا ہوگا۔

ہمارے ساتھیوں کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ کانگریس کے لیڈر آج جو چاہیں کریں لیکن اس کے باوجود کانگریس ہمارے ملک کے کثیر باشندوں کے جذبہ آزادی کی ترجمان ہے۔ اگر کانگریس غلطی کرتی ہے تو سارا ملک غلطی کرتا ہے۔

ہمارا دعویٰ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم بھی تو ایک حد تک اسی جذبہ آزادی کی ترجمانی کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ہم زیادہ منظم ہیں اور زیادہ شعور رکھتے ہیں۔ لیکن پھر بھی اپنے ملک میں ابھی ہماری تعداد کم ہے۔

دولت والے اپنی طاقت کے نشے میں اندھے ہو جاتے ہیں۔ محنت مزدوری کرنے والے کبھی نہیں ہوتے۔ شیخی بگھارنا سرمایہ داروں اور بڑے آدمیوں کو زیب دیتا ہو تو ہو، مگر عام انسان کو زیب نہیں دیتا۔ عام لوگ تو ایک دوسرے سے نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ شیخی اور غرور سرمایہ داروں کا نشہ ہے۔ لیکن مظلوم طبقہ سچائی کا علمبردار ہوتا ہے۔ یہی کمیونسٹ کی طاقت ہے۔

ہم کانگریسی لیڈروں کے نقش قدم پر نہیں چلیں گے۔ ہم اپنے عوام کے ساتھ ہیں۔ کانگریسی لیڈروں کے راستہ پر بھائی بھائی کے [illegible] چھاپا ہے۔ اس سے ہمارا ضمیر مردہ ہو جاتا ہے کہ ہماری قومی تحریک تباہ و برباد ہو جائے گی۔ ہمارے عوام بہت [illegible] ہم نے جو راستہ اختیار کیا ہے وہی ایک صحیح راستہ ہے۔ ہم اس راستہ پر چلتے جائیں گے۔ لیکن ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ یہ صرف نقصان کا [illegible] اور ہمیں دیا ہے [illegible] ہمارے ملک کے پرانے [illegible] لیڈروں نے ہماری پارٹی کے خلاف ایک [illegible] شروع کر رکھی ہے۔ ملک کے تمام [illegible] ہمارے خلاف جھوٹی باتیں پھیلاتے رہتے ہیں۔ ہمیں اپنی بات اور زیادہ بلند آواز سے کہنی ہے تاکہ سب سن سکیں۔ ہمیں زیادہ [illegible] ہونا ہے تاکہ ہمارے قدم ڈگمگانے نہ پائیں۔ کانگریسی لیڈروں کے پاس [illegible]

فوج سے علیحدہ شدہ اشخاص کے لئے فراہمی روزگار

حکومت سرکارعالی کی اسکیم

حیدرآباد ۱۰ اکتوبر: غیر فوجی زندگی میں
فوج سے علیحدہ کئے ہوئے اشخاص کے لئے روزگار
فراہم کرنے اور بے روزگاری کے عام مسئلہ کو حل
کرنے کے لئے حکومت سرکارعالی نے ایک اسکیم
مرتب کی ہے جس کے تحت ایک "ریسٹلمنٹ
اینڈ ایمپلائمنٹ" اور تین سول لیبر کارپس
( ) یا ( ) کا قیام پیش نظر
ہے۔

جنگ ختم ہونے سے پہلے ہی حکومت سرکار
عالی نے اس بات کا اندازہ لگالیا تھا کہ جنگ کے
ختم کے طور پر نہ صرف بیروزگاری کا عام سوال
اٹھے گا بلکہ دفاعی محکموں، کارخانوں، فیکٹریوں
اور کمپنیوں وغیرہ سے سبکدوش کئے ہوئے
اشخاص کو غیر فوجی زندگی میں پھر سے روزگار
فراہم کرنے سے متعلق متعدد مسائل پیدا ہوں گے
چنانچہ اس صورت حال سے نپٹنے کے لئے ابتدائی
اقدام کے طور پر حکومت نے محکمہ تنظیم مابعد جنگ
قائم کی ( )
اور متعدی لیبر کے تحت "ایمپلائمنٹ ایکسچینج"
( ) کی بناڈالی

لیکن ہندوستان کی دوسری حکومتوں کی طرح
حکومت سرکارعالی بھی جاپان کے خلاف جنگ
کے اچانک اور غیر متوقع اختتام کے لئے تیار نہ تھی
تاہم لڑائی ختم ہوتے ہی ان مسائل کو حل کرنے
کے لئے فوراً بھی وقت ضائع نہیں کیا گیا جو دور
مابعد جنگ کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

اخراجات میں کفایت کرنے اور کام میں
زیادہ باضابطگی پیدا کرنے کے لئے محکمہ لیبر کے تحت
"ایمپلائمنٹ ایکسچینج" ( )
میں ضم کر دیا گیا ہے۔ اور اس دفتر کو متعدی لیبر
کے تحت رکھا گیا ہے کہ باقاعدہ
میں ضم کر دیا جائے۔ اس
ملازمت کے حسب ذیل چار شعبے ہوں گے
(۱) "ایمپلائمنٹ ایکسچینج"، ( )
اور
"اسٹاٹسٹکس" (۲) حیدرآباد اور ریجنل ایمپلائمنٹ
ایکسچینج ( )

(۳) "ایمپلائمنٹ" اور ( )
(۴) "ٹیکنیکل ٹریننگ اور ٹریڈ ٹسٹنگ" ( )
اور ( )

(۵) امور متعلقہ بہبود و نشر و اشاعت۔

"ایمپلائمنٹ ایکسچینج اینڈ اسٹاٹسٹکس" کے
شعبے کے تحت چار "سب ریجنل ایمپلائمنٹ
ایکسچینج" ہوں گے۔ ایک حیدرآباد میں اور
اور تینوں صوبائی مستقر پر رہیں گے۔

یہ شعبہ ایک طرف حیدرآباد اور برطانوی
ہند میں روزگار کی فراہمی سے متعلق کام میں
اور دوسری طرف "سب ریجنل ایکسچینجز"
کے کام میں ربط پیدا کرے گا۔ ابتدائی مرحلوں
میں فوج سے علیحدہ کئے ہوئے تمام فوجی اور
غیر فوجی اشخاص کی رجسٹری ان کے روزگار
کے انتظام اور ان کی رہنمائی کا کام اس
شعبہ کے ذمہ ہوگا کچھ عرصہ کے بعد یہ ذمہ داری
"سب ریجنل ایکسچینج" سنبھالیں گے۔

"ایمپلائمنٹ" کا شعبہ فوج سے علیحدہ
کئے ہوئے اشخاص کے لئے روزگار مہیا کرنے
کی غرض سے تمام محکموں، اسامی کام
میں لانے اور نئی راہیں تلاش کرے گا۔ نیز وہ
مابعد جنگ ترقی کی تمام سرکاری اور خانگی
اسکیموں کے پہلو بہ پہلو کام انجام دے گا۔
"ٹیکنیکل ٹریننگ اور ٹریڈ ٹسٹنگ" کا شعبہ
اس بات کا فیصلہ کرے گا کہ مختلف افراد کن پیشوں
کے لئے موزوں ہیں۔ نیز یہ شعبہ اگر ضرورت
ہو تو ہر شخص کے لئے ضروری ذہنی تربیت
کی نوعیت اور مدت کا تعین کرے گا۔ اور
اس بات کی تحقیق کرے گا کہ کونسی ایسی تربیت
لی رہے ہیں کہ اس کے لئے سفارش کی گئی
ہے۔ ضروری امداد اور فلاح و بہبود کا شعبہ
سرکاری محکموں اور خانگی اداروں میں فوج
سے علیحدہ کئے ہوئے اشخاص کو ملازمت دلانے
کے لئے پروپگنڈہ کا کام کرے گا اور ان کے
مفادات کی حفاظت کرے گا۔ ساتھ ہی وہ
"ڈائرکٹریٹ" کے ساتھ محکمہ لیبر اور محکمہ
فوج کے فلاح و بہبود کے شعبوں کا ربط قائم
رکھے گا۔

اس مقصد کے حصول کے لئے "ڈائرکٹوریٹ
آف ریسٹلمنٹ اینڈ ایمپلائمنٹ" ملازمت چاہنے والے
تمام گروہوں کے لئے ملازمت کی نئی راہیں تلاش
کرے گا اور خاص طور پر نوجوان نسل کی سرکاری
اور خانگی ملازمت کے علاوہ روزگار کے
دوسرے سامانوں کی طرف رہنمائی کرے گا۔
نیز اس کی یہ بھی کوشش ہوگی کہ عوام میں کاروباری
ذہنیت کو ترقی دی جائے۔ ضروری صلاحیتیں
رکھنے والے اشخاص کو زراعت، باغبانی، میوہ
کی کاشت، افزائش نسل مرغیاں، بکریوں کی
نسل کی افزائش، مرغبانی اور دودھ گھی
کا کام جیسے نفع بخش پیشے اختیار کرنے کی ترغیب
دی جائے گی۔ آخر میں سرکاری محکموں اور
کاروباری اداروں کے اشتراک عمل سے یہ
دفتر بیروزگاروں کو ایسا روزگار دلانے گا
جو ان کے لئے مناسب اور نفع بخش ہونے کے
ساتھ ساتھ انہیں وہ ریاست کو زیادہ سے
زیادہ فائدہ پہنچانے کے قابل بنائے۔

بہرحال فوج سے علیحدہ کئے ہوئے
اشخاص کو مختلف غیر فوجی پیشوں میں جذب
کرنے اور حالیہ دور میں بیروزگاری کے
عام مسئلہ کو حل کرنے سے متعلق اسکیموں کو مختصر
سی وقت میں مرتب اور عمل کیا جاسکتا ہے جبکہ
فوج سے علیحدہ کئے ہوئے اشخاص کی
تعداد، قابلیتوں اور رجحانات اور سرکاری
محکموں اور مقامی صنعتوں کی متوقع ضروریات کے
بارے میں قطعی معلومات حاصل ہوں۔ تاہم
ابتدائی کام شروع کیا جاچکا ہے۔ اور فوج سے
علیحدہ شدہ ایسے اشخاص کی تعداد معلوم کرنے
کے لئے تدابیر اختیار کی گئی ہیں جن کو حیدرآباد
کے اضلاع سے تعلق ہے۔ محکمہ مال سے خواہش
کی گئی ہے وہ ایک افسر کو اس بات کی تحقیقات
کرکے رپورٹ پیش کرنے کے لئے متعین کرے کہ
فوج سے علیحدہ شدہ اشخاص کو خود ان کے مواضعات
میں کاشت کے لئے زمینات عطا کرنا
کس حد تک ممکن ہے۔ اس کے علاوہ زمینات
عطا کرنے کے مسئلہ کی چھان بین کرنے کے لئے ایک
کمیٹی بھی قائم کی گئی ہے۔ محکمہ تجارت و صنعت
سے خواہش کی گئی ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو
موزوں روزگار مہیا کریں جو جنگ کے اختتام کی
وجہ سے بیروزگار ہوگئے ہیں۔ محکمہ تجارت اور
صنعت و حرفت سے درخواست کی گئی ہے کہ
وہ مختلف صنعتوں میں فوج سے علیحدہ شدہ اشخاص
کو جذب کرنے کے امکانات کی چھان بین کرنے
کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے۔ فوج سے علیحدہ
شدہ کاریگروں کے لئے ذہنی تربیت کے لئے
انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ انہیں آجروں کے لئے
زیادہ قابل قبول بنایا جائے۔ تمام گریڈوں کے
جن ۵۰ فیصد سرکاری عہدے پر جنگ کے دوران
میں عارضی تقرریات کئے گئے تھے وہ اعلیٰحضرت
بندگانعالی کے فرمان مبارک کی تعمیل میں فوج
سے علیحدہ شدہ اشخاص سے پر کئے جائیں گے۔

جیسا کہ اس سے پہلے ذکر کیا جاچکا ہے
"ڈائرکٹریٹ آف ریسٹلمنٹ اینڈ ایمپلائمنٹ"
کے ساتھ تین "سول لیبر کور" ( )
( ) بٹالین
کئے جانے والے ہیں۔ انہیں میں سے ہر کور ...
اشخاص پر جن میں عہدہ دار بھی شامل ہیں مشتمل
ہوگی اور اس میں صرف فوج سے علیحدہ شدہ
اشخاص ہی بھرتی کئے جائیں گے۔ اس طرح
تین ہزار سے زائد ماہر اور غیر ماہر اشخاص
کے لئے روزگار فراہم ہو گیا ہے۔ ...
شرائط و اوقات کار جیسے تمام امور جن کے
یونٹ ... سے متعلق حالیہ ...
میں نافذہ قوانین کے تابع رہیں گے لیکن ...
کی خاطر ان کے ارکان کے ساتھ ...
جائیگا جیسا کہ فوجی دستہ میں کیا جاتا ہے ...

سیاسی نمک پارے

از

کشاف

انتقیہ:-

کمیٹی کے چند کانگریسی جو کمیونسٹ پارٹی کے کٹر دشمن ہیں اور ان کی پشت پر شہر کے منافع خور ہیں جنھوں نے جنگ کے ٹھیکوں سے دکھوں روپیہ بنایا اور رعایت کے ذخیرہ باز ہیں جنھوں نے اناج چھپا کر لاکھوں آدمیوں کو بھوکا مارا۔ یہی لوگ ہیں جو ہماری پارٹی کے دشمنوں کو ہم سے لڑنے کے لئے روپیہ دیتے ہیں۔ ہمارا کانگریسی اس نقشہ میں کوئی دستہ نہیں لیتے۔ وہ اسے دیکھتے ہیں اور یہ کہہ کر چپ ہو جاتے ہیں کہ الکشن میں تو یہ ہوا ہی کرتا ہے۔ (قومی آواز)

ہم تو جنتی ہیں!

نئی دہلی میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جی نے ہندوستانی کمیونسٹوں کا تذکرہ کیا اور کہا کہ فرقہ پرستی اور کمیونزم کے دعویدار اور کانگریس کا نصب العین بھی یہی ہے۔ (ایک خبر)

چنانچہ کانگریس نے اپنے اقتدار کی نصب العین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مرکزی نی پی رکنیت کے لئے کانگریس کی جانب سے وہ موجودہ وار کو نامزد کیا ہے جو الیوان تجارت کے صدر اور سرمایہ داروں کے نمائندے

پنڈت نہرو کے اس دعوے کا مزید ثبوت کی خبر سے بھی ملتا ہے:-

یو۔پی۔ کے سابق وزیر اعظم

پنڈت وشنو چندر حال ہی میں کانپور تشریف لے گئے۔ دوران قیام میں منافع خور مل مالکوں نے بڑے خلوص سے ان کی میزبانی کی۔ پنڈت جی نے منافع خور مل مالکوں کی دریا دلی کی تعریف کی کیونکہ ان کے دئے ہوئے روپیہ سے کانگریس الکشن لڑے گی۔

حالانکہ یہ روپیہ جو بازار میں عوام کی جیب سے کھسوٹا گیا ہے۔ (قومی جنگ)

معاصر "میزان" نے ایک مراسلہ شائع کیا ہے جس میں مراسلہ نگار نے یہ شکایت کی ہے کہ:-

مجیبیہ گرلز اسکول جس کا افتتاح ۱۹۰۶ء میں ہوا اس کا نصاب جامعہ کیمبرج کا رکھا گیا جو آج تک جاری ہے۔ یہاں یوروپین معلمات مقرر ہیں۔ اس کے باوجود یہ مدرسہ چالیس سالہ قیام کے بعد ملک اور اہل ملک کے لئے کوئی زیادہ سود مند ثابت نہیں ہوا۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اس درسگاہ کے ارباب اقتدار اس شعر پر عمل پیرا ہیں۔ سے بادہ ہے نیم رس ابھی شوق ہے نارسا ابھی رہنے دو خم کے سر پہ تم خشت کلیسیا ابھی

دستوری اصلاحات پر بحث کرتے ہوئے

آندھرا نیشنلسٹ کانفرنس نے ایک قرارداد میں بیان کیا ہے کہ:-

چونکہ یہ مسئلہ ریاست کے ساتھ عوام سے متعلق ہے لہذا یہ اجلاس طے کرتا ہے کہ اس بارے میں جہاں کشمیر اور آندھرا کانفرنس سے ربط قائم کر کے کوئی متحدہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

لوگ حیران تھے کہ آندھرا کانفرنس جس کا تکیہ کلام رہا ہے ہندوستان ایک اور ناقابل تقسیم ہے مسلمانوں سے ربط قائم کرنا کیوں ضروری نہیں سمجھا۔ مگر یہیں پہ یہ راز معلوم ہوا ہے کہ آندھرا کانفرنس کے لیڈر مسلمانوں کو ناپسندیدہ اجنبی سمجھتے ہیں۔

"قاضی کی منطق" کے عنوان کے تحت معاصر "پیام" نے تحریر کیا ہے کہ:-

اگر تشدد کی اس فضاء میں جو ملک کے اندر پیدا کی جا رہی ہے؟ خود کانگریس کی مجلس عاملہ کسی رکن کو تشدد کی ہمت افزائی کرتے دیکھیں تو ہمارے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کیا کانگریس اب مہاتما گاندھی کے عقیدہ سے انحراف کرنے پر آمادہ ہے۔ ....

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کانگریس کے بعض گوشوں میں جو ابھی خاموش پر دستی پا رہے تھے اب ان کے پر و بال میں قوت پرواز پیدا ہو چلی ہے۔

معاصر محترم کے صفحات پر کانگریس کی مجلس عاملہ کی اس طرح نقاب کشائی ہر ایک انقلاب عظیم تصور کرتے تھے لیکن ہماری غلط فہمی فوراً رفع ہو گئی جب ہمیں یہ معلوم ہوا کہ قاضی صاحب ابھی پردے سے واپس نہیں آئے۔

اشتہار کی سرخیاں

(۱) ہر موقع میں ایک خانہ گودام قائم کیا جا رہا ہے۔

(۲) ہر تعلقہ میں امداد باہمی کا ادارہ قائم ہو چکا ہے۔

نظام حیدرآباد کی ان حرکتوں پر موجودہ مقصود احمد خاں صاحب کو غصہ آنے کا کوئی خوشی ہوگی؟!

معاصر "پیام" نے مصری صحافت پر ایک اداریہ میں بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:-

"مصری جرائد کی ایک بااثر انجمن صحافت کے حقوق کی نگہبان ہے"

مگر ہماری انجمن صحافت کا دائرہ عمل تو دراصل ضیافتوں تک محدود ہے۔

دیکھا جا رہا ہے کہ معظم جاہی مارکٹ کی گھڑی وقت تو برابر بتلا رہی ہے لیکن گھنٹے غلط بجا رہی ہے۔ (ایک معاصر)

ریاضی کا یہ ایک ادق مسئلہ ہے جس کو صرف قاضی محمد حسین صاحب ہی حل کر سکتے ہیں۔

حیدرآباد اسٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام شرق الہند کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ایشیائی یونین کا ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ (ایک خبر)

تو گویا شرق الہند کا مسئلہ اب پنچ کے حوالے بنایا جائے گا؟۔

امرتسر پولیس کی اطلاع ہے کہ مزید کمیونسٹ کانگریس چھوڑ رہے ہیں۔ مگر ایسی خبروں کو اسوسی ایٹڈ پریس کیوں چھپاتا ہے؟

ملک کی تجارت اور صنعت کو ترقی دینا ہمارا اعلیٰ فرض ہے

مجلس نمائش کے سپاس نامہ کا جواب شاہانہ

مصنوعات ملکی کی اس آٹھویں نمائش کا افتتاح کرتے مجھکو بالخصوص اس لئے زیادہ مسرت ہوئی کہ یہ نمائش سرعت سے ترقی کر رہی ہے ۔ اور اس سال متعدد نئے اسٹال اور نئے شعبے قائم کئے گئے ہیں اور نئے میدانوں میں قدم رکھا گیا ہے ۔

حالیہ تباہ کن جنگ جو مصداق اس آیۂ کریمہ کے

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ

چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اور ہندوستان کی مشرقی سرحد کو پار کر کے صوبہ آسام تک آ پہونچی تھی اس میں بافضال الٰہی برطانیہ اور اس کے اتحادیوں کو فتح نصیب ہوئی گو کہ یہ سچ ہے کہ اس جنگ کے دوران میں خداوند تعالیٰ جل شانہ نے مملکت حیدرآباد کو غنیم کی دستبرد سے محفوظ اور مصئون رکھا تاہم ایک زمانہ ایسا بھی گذرا جس میں ہوائی حملہ کا خطرہ ضرور پیدا ہو گیا تھا اس زمانہ میں حیدرآباد کے صنعتی اور مالی ذرائع سامان جنگ کے تیار کرنے اور غنیم کی مدافعت کے لئے برطانیہ کو مدد دینے میں معروف رہے ۔ اور گو کہ باوجود اس کے کہ اس نازک زمانہ میں بھی مملکت حیدرآباد کی صنعتی اور دوسری ترقیات بحمد اللہ جاری ہیں تاہم جنگی حالات کی وجہ سے ترقی کی رفتار میں لازماً رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں ۔ لیکن اب جبکہ جنگ ختم ہو چکی ہے ہمارا یہی فرض ہے کہ ملک کی صنعت اور تجارت کو ترقی دیں دوسری سب چیزوں پر فوقیت دیں اور اس میں ایسی ترقی کریں اس طرح کی کوشش اس لئے اور بھی ضروری ہے کہ جنگ کے اختتام کے ساتھ ہی اقتصادی معاشی کشمکش اور تجارتی رقابت تمام دنیا میں شدت کے ساتھ پیدا ہو گئی ہے ۔ ان حالات میں جو قوم یا ملک صنعت و حرفت میں بازی لے جائے گا وہی ترقی کر سکے گا اور جو پیچھے رہ جائے گا اس کو افلاس اور بے روزگاری کا سامنا کرنا پڑے گا ۔ تنظیم مابعد جنگ کے سب کاموں میں اس حقیقت کو ملحوظ رکھنا چاہئے

اس ملک کا سب سے بڑا اور سب سے قدیم پیشہ زراعت ہے ۔ اور گو کہ حال میں مختلف قسم کی دوسری صنعتیں بھی پیدا ہو گئی ہیں اور پیدا ہوتی جاتی ہیں تاہم ملک کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ زمین کی پیداوار ہے ۔ اور اسی پیشہ زراعت میں رعایا کی سب سے بڑی تعداد مصروف ہے ۔ بالفاظ دیگر ہندوستان قدیم ایک زرعی ملک ہے ۔ اس لئے یہ انتہا درجہ ضروری ہے کہ زراعت کے جدید طریقے رعایا کو سکھائے جائیں اور زراعت کے جدید آلات اور اوزار جو ملک کے اندر تیار ہو سکتے ہوں ، وہ دیئے جائیں اور ان کا استعمال رعایا کو سکھایا جائے ۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے سررشتہ زراعت اور اس نمائش کی کمیٹی میں زیادہ تعاون کی ضرورت ہے ۔ دوسری طرف حیدرآباد میں زرعی کالج اور اضلاع میں زرعی اسکولوں کی شدید ضرورت ہے ۔ لہذا مجھے امید ہے کہ اگریکلچرل کالج کی اسکیم جلد تکمیل کو پہونچے گی ۔

مجھے یہ سنکر مسرت ہوئی کہ ہمارے ٹریننگ کالج نے جو فنی تعلیم کی کتابیں ترجمہ و تالیف کی ہیں وہ ہندوستان میں اپنی نظیر نہیں رکھتی ہیں ۔

ملکی مصنوعات کی نکاسی کے لئے مشترکہ سرمایہ کی تجارتی کمپنی قائم کرنے نیز صناعوں کو بلا سودی قرض اور بچوں کو صنعتی تعلیمی وظائف مجلس کے فنڈ سے دینے کی تجاویز بہت مناسب ہیں ۔ ان کو عمل میں لایا جائے ۔

جتنی آمدنی مجلس نمائش کو دوسرے ذرائع سے حاصل ہے اس مقدار میں انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ سے اس کو امداد دینے کا معاملہ ایسا ہے کہ جس پر سررشتہ متعلقہ غور کر سکتا ہے ۔ میں اس وقت کوئی وعدہ نہیں کر سکتا

بہترین اختراعات اور بہترین سجاوٹ کے لئے جو انعامات مقرر کئے گئے ہیں بہت مناسب ہیں ۔ خواتین کی دستکاری کے لئے بھی مسابقت کے اصول پر انعام مقرر ہو تو مناسب ہے ۔

مختلف صنعتوں کے نمونے رکھنے کے لئے ایک مستقل "نمونہ گھر" قائم کرنے کا خیال اچھا ہے ۔ لیکن یہ امر صراحت طلب ہے کہ باغ عامہ کی موجودہ عمارتوں میں اس کے لئے جگہ مل سکے گی یا جدید عمارت تعمیر کرنے کی ضرورت ہوگی ۔ بہرحال اس بارے میں تفصیلی تجاویز میرے پاس بتوسط کونسل پیش کی جائیں تو اس پر حکم مناسب صادر کیا جائے گا ۔

اس خیال سے کہ آئندہ یہ نمائش بارش کے ایام میں نہ ہو ، سال آئندہ اس پر غور ہوگا کہ اس کے لئے کونسا مہینہ مناسب ہوگا جس کا اعلان بروقت کیا جائے گا ۔

آخر میں مجھے یہ کہنے میں خوشی ہے کہ نواب زین یار جنگ نے نمائش کی تنظیم میں جس سلیقہ اور محنت سے کام کیا ہے اور اس میں مختلف قسم کی جدت پیدا کی ہے اور ہر پہلو سے اس کو ترقی دی ان کی خدمات کو میں قدر کی نظر سے دیکھتا ہوں ۔ نیز مجلس نمائش کی کارگذاری کی قدر کرتا ہوں جس نے اس کام میں ان کو مدد دی ۔ مجھے یہ دیکھنے کا انتظار رہے گا کہ آئندہ سال اس نمائش میں (جو ملک کی اچھی خدمت کر رہی ہے) کیا مزید ترقی ہوگی ۔

تمام اقوام کے لئے مساوات

امریکی روس کو اطمینان دلانے کی کوشش

امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مسٹر جیمس بیرنیس نے نیویارک ہیرالڈ ٹریبون میں لکھا ہے کہ امریکہ یورپ کی کسی ایسی جماعت میں شریک ہوگا جو روس کی مخالف ہو۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ اسی طرح روس بھی کسی ایسی سازش میں شریک نہ ہوگا جو مغربی دنیا میں امریکہ کے خلاف ہو۔

ہم نے دوسری قوموں کے اس حق کی مخالفت نہیں کی کہ اپنے ہمسایوں سے اچھے تعلقات کی پالیسی اختیار کی جائے۔ ایسی پالیسی پر خود ہم کار بند ہیں۔ چنانچہ ہم نے سویٹ یونین کی اس کوشش سے ہمدردی کا اظہار کیا کہ جو روس نے مرکزی اور مشرقی یورپ کے ہمسایوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے کی۔ ہم پوری طرح آگاہ ہیں کہ روس کو ان ممالک میں اپنے تحفظ سے کیا خصوصی مفادات ہیں۔ امریکہ نے اتحادیوں کے ممالک پر قبضہ اور نگرانی کے انتظامات میں ان مفادات کو تسلیم کیا ہے۔

سویٹ یونین کے باشندوں کے ہم اس قدر کی قدر کرتے ہیں کہ وہ ان ممالک کی کسی ایسی پالیسی کو ہرگز گوارا نہیں کریں گے جو سویٹ یونین کی سیاست اور طرز زندگی کے خلاف ہو اور ایسے ممالک کے کسی ایسے گروہ سے ایسے تعلقات نہیں پیدا کریگا جو سویٹ یونین کے خلاف سازش کر رہا ہو۔ ہمیں یقین ہے کہ سویٹ روس بھی کسی ایسے سازشی گروہ سے سروکار نہیں رکھے گا جو نئی دنیا امریکہ یا ہمارے خلاف موجود ہو۔

مسٹر بیرنس کی تقریر کے بعض فقرات

زور دیتے ہوئے مسٹر بیرنیس نے کہا کہ ہمارا یہ ایقان ہے کہ ہر قوم کو اپنی مرضی کے مطابق طرز حکومت اختیار کرنے کی آزادی حاصل ہونی چاہئے اور یہ حکومت ان کی طرز زندگی کے مطابق ہونی چاہئے۔ ہم نے اپنے ہمسایوں سے اپنے تعلقات قائم کرنے میں اپنے اس ایقان کو عملی جامہ پہنایا ہے۔

مسٹر بیرنیس نے ویسٹرن سسٹم کو جیسا کہ بین الامریکی سسٹم ہے امن عالم کے لئے ایک اہم اور مستقل قرار دیا۔ لیکن یہ علاقائی سسٹم کو عالمی نظام کا بدل تصور نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنے سے امن عالم کے قیام میں چھوٹی اور بڑی قوموں کے مشترکہ مفادات کو تقویت نہیں پہنچ سکے گی۔ ہم ایک دنیا میں رہتے ہیں اور اس ایٹم بم کے زمانہ میں علاقائی وار اس کی عملداری علاقہ کی عملداری سے زیادہ خطرناک ثابت ہوگی۔

ہم ایسی دنیا میں جو مخصوص حلقہ ہائے اثر میں منقسم ہو وہ اشتراک عمل حاصل نہیں کر سکتے "جو امن عالم کے لئے ضروری ہے"۔ یورپ کے مسائل پر بحث کرتے ہوئے مسٹر بیرنیس نے کہا کہ ہمسایوں سے اچھے تعلق کی پالیسی جس پر امریکہ کار بند ہے وہ عدم مداخلت کی پالیسی ہے۔ لیکن اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کے یہ معنی نہیں کہ اندرونی ظلم و تشدد کی تائید کی جائے۔ ہماری پالیسی کا منشا یہ ہے کہ ہمارے ہمسایوں کے اس حق کی حفاظت کی جائے کہ وہ اپنی اندرونی اپنی آزادی کو استحکام دے سکیں۔ اس کا یہ منشا نہیں کہ انہیں دوسروں کی آزادی کے خلاف سازش کرنے کی آزادی دے دی جائے۔

آخر میں بیرنیس کہتے ہیں کہ عالمی نظام اس اصول پر مبنی ہونا چاہئے کہ تمام اقوام کو خود مختاری اور مساوات حاصل ہے۔ آج دنیا کو روس یا امریکہ تقسیم کرنا چاہئے کہ سب کے لئے ایک دنیا ہو ورنہ دنیا کسی کے لئے نہ ہوگی۔ (دا اثر)

اشتہار محکمہ تحصیل تعلقہ مومن آباد ضلع بیڑ

واقع ایکم بان آبان ۱۳۵۵ ف

مقدمہ

متوفی نمبردار و راوجی کا بانی زوجہ کبیرو مرضع مانگ بڑگاؤں تمام لوگ ساکن موضع بڑگاؤں تعلقہ مومن آباد و آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اراضی سروے نمبر ۱۰ موضع لوبسہ کی حاصل حرف کی پٹہ دار خاتون زوجہ کبیرو فوت ہوئی متوفی کو کوئی وارث نہ ہو نا یورٹ ملاحظہ و شندہ سے ظاہر ہے کہ اراضی پر زبردستی قابض ہے لہذا اراضی متذکرہ باقی کا اگر کوئی وارث ہے تو اس کو چاہئے کہ اندرون مدت ایک سال تحصیل میں حاضر ہو کر درخواست پیش کریں بعد مرور مدت کوئی عذر مسموع نہ ہوگا اور کارروائی ضابطہ ہوگی

آٹھویں نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ

سپاس نامہ

(ذیل میں اس سپاس نامہ کے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں جسے پیش کرنے کی عزت نواب زین یار جنگ بہادر صدر نمائش کمیٹی نے حاصل کی)

اس آٹھویں نمائش مصنوعات مملکت آصفیہ کو خوشی ہوتی ہے کہ آنحضرت ولی عہد پرنس [illegible] کی افتتاح فرما رہے ہیں جس پر ہمیں مجلس نمائش ہمیشہ فخر و ناز کریں گے کیونکہ اس نمائش کا دور ہی انعقاد اعلیٰ حضرت جہاں بانی کی شاہانہ سرپرستی کا نتیجہ ہے اور یہ تو مسلمہ ہے کہ مملکت آصفیہ کی موجودہ ترقیاں اور خوشحالیاں تمام تر حضور پرنور کی ذرہ پروری کی مرہون منت ہے۔

اس نمائش کے انعقاد کا سلسلہ شروع ہونے کے بعد ہی یورپ میں قیامت خیز جنگ چھڑ گئی جس سے مغرب و مشرق دونوں متاثر ہوئے مگر مملکت آصفیہ کے طول و عرض میں امن و عافیت کا دور دورہ رہا اور اہل ملک کی رفتار ترقی میں کوئی ایسی رکاوٹ پیدا نہیں ہوئی جو محسوس کی جاسکے اور اس احساس کا یہ نتیجہ تھا کہ ایسے زمانہ میں بھی یہ نمائش ہوتی رہی اور اسی زمانے کے برکات ہیں کہ پانچویں نمائش سے جس کا افتتاح اعلیٰحضرت جلالت الملک اپنے دست مبارک سے فرما چکے۔

جنگ کے اختتام سے مملکت آصفیہ میں بھی ایسے مسائل پیدا ہو گئے ہیں جن کے حل کرنے کے لئے حضرت پیر و مرشد کی شاہانہ سرپرستی میں اہل ملک کی خاص توجہ اور انہماک کی ضرورت ہے اور وہ مسائل یہ ہیں۔

(۱) زرعی قدرتی وسائل سے مکمل استفادہ

(۲) تجارت و صنعت کا فروغ (۳) ایسے ذرائع تعلیم جن سے اہل ملک میں عملی صلاحیت کا نشوونما ہو۔ ان ہی مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے معاشی کانفرنس کے آٹھویں سالانہ اجلاس میں جن موضوعات پر غور کیا جانے والا ہے وہ حسب ذیل ہیں:-

۱۔ مملکت آصفیہ میں امداد باہمی کے مابعد جنگ رجحانات۔

۲۔ مملکت آصفیہ کے مابعد جنگ معاشی مسائل۔

۳۔ مملکت آصفیہ کی مابعد جنگ ترقیات کا مالیاتی پہلو

۴۔ مملکت آصفیہ کی آب پاشی کے معاشی مسائل۔

اس نمائش کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ ملک کے قدرتی ذخائر سے اہل ملک کو روشناس کیا جائے۔ پیداوار میں اسباب ترقی سے واقفیت ہو اور مصنوعات کے مظاہرے سے صنعتی کاروبار میں نئی ترقی کا راستہ پیدا ہو۔ غرضکہ مملکت آصفیہ کی ہر جہتی ترقی نمایاں کی جاتی ہے جس سے اہل ملک کی خوشحالی کی ضمانت حاصل ہو سکے۔

نمائش میں نہ صرف مصنوعات کے مختلف شعبے قائم کئے جاتے ہیں بلکہ سرکاری محکموں اور قومی اداروں کے کام کو بھی خاص شعبوں میں نمایاں کیا جاتا ہے۔ فنون لطیفہ، ملکی ثقافت اور طلباء جامعہ عثمانیہ کی تالیفات و تراجم کے شعبے بھی ترتیب دئے جاتے ہیں۔

پچھلے سال پہلے جب کہ جامعہ عثمانیہ کا منشور خسروی شرف صدور نہیں لایا تھا اہل ملک درسی کتب اور تعلیمی مصنوعات کے لئے بیرونی امداد کے محتاج تھے۔ آج فنی تعلیم کی حد تک کلیہ تعلیم المعلمین سرکار عالی سارے ہندوستان میں ایک امتیازی حیثیت حاصل کر چکا ہے اور درسی کتب آلات تعلیم وغیرہ کی حد تک حیدرآباد بیرونی مصنوعات کا بہت کچھ مقابلہ کر رہا ہے۔ اور فنی تعلیم سے متعلقہ سرکار عالی کی مصنوعات بھی پسندیدہ نظروں سے دیکھے جا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے اس سال نمائش میں صنعتی تعلیم اور تعلیمی مصنوعات کا علحدہ شعبہ بھی قائم کیا گیا ہے اور پہلی مرتبہ سررشتہ تعلیمات کے اسٹال بھی اس شعبہ میں شریک ہیں۔

خواتین کی دستکاری کے اسٹال پہلے بھی نمائش میں قائم ہوتے تھے اور اس سال بھی ان کا ایک جداگانہ شعبہ ترتیب دیا گیا ہے تاکہ خواتین کی خانہ داری کے مختلف شعبوں میں جو سلیقہ و شعور ہے اس سے اہل ملک واقف ہوتے جائیں اور یہ امر صنف نازک کی عمرانی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ نیز مظاہرہ اطفال کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

حسب احکام خسروی نمبر [illegible] چوتھی نمائش کا مرکز [illegible] سررشتہ زراعت کے اہتمام میں باغبانی اور ترکاری کی بھی نمائش کی گئی تھی مگر موسم کی ناموافقت کی وجہ سے یہ سلسلہ جاری نہ رکھا جا سکا۔ اس سال مجلس نمائش نے [illegible] اور دیگر اہل ملک کے تعاون سے تعطیلات عید الفطر میں مویشی اور پرندوں کی نمائش کا انتظام کیا ہے۔ دیہی ترقی و تنظیم کے اسٹال اس کے سوا ہیں جن کو متعلقہ سررشتے قائم کر رہے ہیں۔

گذشتہ سال کی طرح صوبہ داران اضلاع اور جاگیرداروں اور سمستانوں نے بھی اپنے اپنے علاقوں کے اسٹال اس سال قائم کئے ہیں علاوہ صرفخاص مبارک کے اسٹال بھی شریک ہے نیز ضلع برار کے متعدد اسٹال انجمن [illegible] سرکار عالی اور [illegible] کی دلچسپی سے قائم ہوئے ہیں۔ مسابقت کی خاطر سب سے بہتر ضلع اور سب سے بہتر جاگیر کو [illegible] کپ بھی دئے جائیں گے۔

اس سال مجلس نمائش نے اپنے بجٹ میں کئی ہزار روپیہ کی گنجائش نمائش گاہ کی زیادہ سے زیادہ سہولتوں کے اہتمام اور مصنوعات کے آرام و آسائش کے لئے بہم پہنچائی ہے اور انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے۔ ان انعامات میں بہترین ایجادات کے لئے دو ہزار روپیہ کے تین انعام اور بہترین سالانہ ایجادات کے تین انعامات رکھے گئے ہیں۔ طلباء جامعہ عثمانیہ اور دوسرے اہل ملک کی معاشی تصانیف اور مقالات کی طباعت و اشاعت کے سلسلہ میں ڈائرکٹر کی مستقل طور سے سالانہ ترتیب و تالیف اور اس کی وسیع پیمانہ پر تقسیم و تشہیر بھی مقصود ہے۔ صنعتی و معاشی کتب و رسائل کو کثیر تعداد میں خرید کر معاشی کتب خانہ کو وسعت دی گئی ہے جو [illegible] دفتر نمائش میں عام استفادہ کے لئے قائم ہے۔

ارشاد خسروی کی تعمیل میں ملکی صنعت کی ترقی کے لئے مشترکہ سرمایہ کی ایک تجارتی کمپنی کے قیام سے متعلق مجلس نمائش کی تجاویز متعلقہ احکام سرکار عالی کے سامنے ہیں۔ توقع ہے کہ عنقریب اس کمپنی کے قیام کی منظوری حاصل ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ گذشتہ سال ایک صنعتی عجائب گھر کی ابتدا بھی کر دی گئی ہے جس میں مختلف مصنوعات کے نمونے رکھے گئے ہیں اور مصنوعات کی قیمت کی صراحت کے ساتھ ترتیب دئے جا رہے ہیں۔ نمائش میں آنے والے افراد اس عجائب گھر کا معائنہ کرنے کے بعد ان مصنوعات کی خریدی کے لئے فرمائشات دفتر نمائش میں داخل کرتے ہیں۔ اگر باغ عامہ کی کوئی مستقل عمارت اس کے لئے مل سکے تو بہت جلد عجائب خانہ باغ عامہ کی طرح یہ صنعتی نمونہ گھر بھی عام دلچسپی کا موجب بن سکے گا۔

مجلس نمائش کے صناعوں کے ساتھ جو رابطہ گذشتہ سال سے قائم ہے اس سے اس کا یقین ہوتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے بشرطیکہ انہیں سرمایہ کے حصول میں دشواری نہ رہے۔

مجلس نمائش فی الحال دس ہزار روپیہ سے ایک مستقل فنڈ قائم کر چکا ہے جس سے صناعوں کو مناسب کفایت پر یا سودی قرضے دئے جائیں گے۔ ہر سال اس فنڈ میں مناسب رقم کا اضافہ بھی پیش نظر ہے۔ سرکار عالی کا انڈسٹریل ٹرسٹ فنڈ بڑی بڑی صنعتوں کو فروغ دینے کے لئے مختص ہے اس کے ساتھ چھوٹے چھوٹے صناعوں کو آسان شرائط و سہل طریقہ کار کے تحت قرضہ کی اجرائی کا افادہ بھی بہت دور رس رہے گا۔ مجلس نمائش نے اس سال صنعتی تعلیمی وظائف کے لئے بھی کچھ رقم مخصوص کی ہے تاکہ ملک میں ماہر فن صناعوں کی کمی کی شکایت کا کچھ نہ کچھ ازالہ ہوسکے۔

اس موقع پر ایک اور ضروری امر کی طرف توجہات شاہانہ مبذول کرانے کی جسارت کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک نمائش کا افتتاح ارشاد خسروی کی تعمیل میں یکم ذی الحجہ سے ہوتا ہے لیکن آئندہ سے ذی الحجہ کئی سال تک موسم بارش میں آ رہے گا۔ اس لئے اگر حسنات سے مناسب ہو تو بجائے قمری کی تاریخ نمائش کے افتتاح کے لئے مقرر کر دی جائے گی تاکہ موسم کا اختلاف نہ صرف صناعوں اور دوسرے ... کے لئے سہولت ہو بلکہ اطراف و اکناف سے نمائش کے ملاحظہ کے لئے لوگ جمع ہوسکیں۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۵)

معقول اجرت کا تعین کرنے کی غرض سے انہیں ایک مقررہ شرح سے معاوضہ دیا جائیگا ان یونینوں کی تشکیل کے فوائد ظاہر ہیں۔ ایک یہ کہ ان کی بدولت تین ہزار سے زائد اشخاص کو فوری روزگار مل سکیگا دوسرے یہ کہ نظم و ضبط وغیرہ کے فوجی قوائد کے پابند ہونے کی وجہ سے ان یونینوں کے اراکین میں عام مزدوروں کی طرح ہڑتال کرنے یا مزدوروں کی نزاعات پیدا کرنے کا رجحان نہ ہوگا۔ تیسرے یہ کہ ان کی امداد سے ... سالی جیسے فوری امداد کام تیزی کے ساتھ انجام پاسکیں گے اور چونکہ یہ ... مفاجاتی حالات میں یہ نہایت کار آمد ثابت ہوں گے۔

اس طرح ظاہر ہے کہ گورنمنٹ بیروزگاری کے مسئلہ کو کامیابی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن ان اسکیموں کی کامیابی کا دارومدار تمام متعلقہ افراد و اداروں کے اشتراک عمل پر ہوگا۔ حکومت کو امید ہے کہ ان کو کامیاب بنانے میں اس کے ساتھ کامل اشتراک عمل کیا جائے گا۔

(بقیہ مضمون صفحہ ۴)

نہیں۔ وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی عوام کے قومی احساس کو ابھار کر الکشن جیتنا چاہتے ہیں۔ وہ ہندوستان چھوڑ دو کا نعرہ لگاتے ہیں۔ لیکن بھلا کوئی پوچھے کہ اس میں نئی بات کیا ہے؟ انگریزوں کو ہندوستان میں رکھنا کون چاہتا ہے؟ کانگرس کے الکشن مینی فسٹو (اعلان نامہ) میں گول مول باتیں کہی گئی ہیں۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی انگریزوں سے اور ریاستوں کے راجوں مہاراجوں سے ... کے لئے دروازہ کھلا رکھا گیا ہے۔ آئندہ کے بارے میں عوام سے طرح طرح کے وعدے کئے گئے ہیں۔ کانگریسیوں کی تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ "عوام کو اس سے کیا مطلب کہ الکشن کے بعد ہم آزادی حاصل کرنے کے لئے کیا کریں گے؟ ان کو چاہئے کہ ہم پر بھروسہ رکھیں۔ جو کچھ کرنا ہے ہم کرلیں گے۔"

شرق الہند کے متعلق ولندیزیوں کی اسکیم اصلاحات

بٹاویہ ۔ ولندیزی جزائر شرق الہند کے لفٹننٹ گورنر ڈاکٹر فان موک نے کل یہاں ایک صحافتی کانفرنس میں اس اسکیم کا ذکر کیا جو جاوا میں شائع کی گئی ہے جس میں شرق الہند کے سیاسی اور معاشی اصلاحات کا خاکہ دیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ ولندیزی حکومت اہل شرق الہند کے قومی جذبات کو تسلیم کرتی ہے اس بارہ میں اہل شرق الہند کی خواہشوں اور مطالبات کو ولندیزیوں اور اہل شرق الہند کے دوستانہ تعاون کے ذریعہ پورا کیا جائیگا۔ حکومت جاوا کے نظم و نسق کو کچھ اس طرح از سر نو تشکیل دینا چاہتی ہے جس میں ایک جمہوری نمائندہ مجلس قانون ساز ہو جس مجلس میں اہل شرق الہند کے ارکان کی اکثریت ہوگی۔

رائٹر کے نامہ نگار خصوصی متعینہ بٹاویہ کا بیان ہے کہ ولندیزیوں کی پالیسی کے اس اعلان پر اہل شرق الہند کے جمہوریت پسند حلقے رائے زنی کرنے سے خاموش ہیں۔ قوم پرست جماعت نے نامہ نگاروں کی توجہ اس بیان کی طرف مبذول کرائی جو اس نے اپنی پالیسی کے اعلان کے سلسلہ میں دیا تھا اس بیان میں اس جماعت کے اس فیصلہ کی توثیق کی گئی ہے کہ جمہوریہ شرق الہند کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کرنے کے لئے اس کی مساعی جاری ہیں۔

شرق الہند کے قوم پرست لیڈر ڈاکٹر سوکارنو نے ولندیزی پالیسی کے اعلان پر اپنی مایوسی کا اظہار کیا۔ ولندیزی جزائر شرق الہند کے منتظم گورنر جنرل ڈاکٹر فان موک کے بیان پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ وہ ناامید ہوگئے ہیں اور شرق الہند کی پالیسی سے متعلق وہ نئے اعلان سے کچھ متاثر نہیں ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ اعلان درحقیقت پرانی چیز کا اعادہ ہے۔

ڈاکٹر سوکارنو نے یہ بھی کہا کہ آج دو مہینے سے دنیا نے یہ دیکھ لیا کہ شرق الہند ولندیزی حکومت سے سروکار نہ رکھنے پر کس قدر تلا ہوا اور ثابت قدم ہے۔ جو کچھ وہ چاہتے ہیں یہ ہے کہ ان کی آزادی کو تسلیم کر لیا جائے اور اپنی حکومت اچھی طرح چلانے کا موقع دیا جائے۔

ہر تعلقہ میں امداد باہمی کا ادارہ قائم ہوچکا ہے

حکومت سرکار عالی نے ہر تعلقہ ایک اتحادی جمعیت ترقی دیہی قائم کر دی ہے جس کے مقاصد اعلیٰ اور فوائد کثیر ہیں

ان مقاصد اور فوائد سے واقف ہونے کی کوشش فرمائیے۔

یہ ادارے جن کی تعداد ایک سو سے زائد ہے حیدرآباد کوآپریٹو کارپوریشن کی شاخوں کی حیثیت سے مستقلاً قائم اور کارگذار رہیں گے اور حیدرآباد کی معاشی صلاح و فلاح کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوں گے۔

ان اداروں کی کارگذاری پر نظر رکھئے اور انکی ترقی کیلئے ممکنہ کوشش فرمائیے

محبوبیہ مشین پریس چارمینار میں چھپ کر دفتر رسالہ سے شائع ہوا۔